احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 31 دسمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 31 دسمبر 2003ء 7 ذیقعدہ 1424 ہجری - 31 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 296

روح پرواز کر گئی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میری آنکھیں بھی جنت کی نعمتوں کو اسی طرح دیکھیں گی جس طرح آپ کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس پر وہ حبشی بے اختیار رونے لگا اور اتنا رویا کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ اور رسول اللہؐ نے اسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(مجمع الزوائد ھیثمی جلد10 ص:420)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرلے۔ نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچادے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو، مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ (۔) (العنکبوت:70) خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جویا ہوا، وہ آخر منزل مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں، تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے۔ اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ (۔) (التوبہ :120) اور پھر فرماتا ہے (۔) (الزلزال:8) ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالب علم سالہاسال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں، ہزار ہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے، مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہوگا، مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی (جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرا بھی محنت رایگاں نہیں جاتی) میں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا ہوں۔ یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟ وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کے فکر میں نہیں لگ سکتے۔ جہاں خسارہ کا نام ونشان ہی نہیں اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے، مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کیسا رحیم ہے اور یہ کیسا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے۔ روپیہ اشرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ کہ دیوالہ نکل جاوے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا راستہ سے ہٹا دے، تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔

اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے، تو خدا تعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کی راہ ہے۔ دنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک کو چھوڑ دیا، آخر بیوقوف تو نہ تھے۔ جیسے ابراہیم ادہم، شاہ شجاع، شاہ عبدالعزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں۔ حکومت، سلطنت اور شوکت دنیا کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدا ایک موتی ہے اس کی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 91)

داخلہ مدرسۃ الحفظ برائے طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے سال 2004ء کے لئے والدین درخواستیں بنام پرنسپل عائشہ دینیات و مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں۔

1۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر۔
2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی۔
3۔ درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت

1۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
4۔ عمومی صحت اچھی ہو۔
5۔ امیدوار کا حفظ قرآن میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔ درخواستیں دفتر پرنسپل میں جمع کرانے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔

انٹرویو 4۔ اپریل 2004ء بروز اتوار صبح 8 بجے عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ (لجنہ ہیرکس ربوہ) میں ہوگا۔

کامیاب امیدواران کی لسٹ 6۔ اپریل 2004ء صبح 8 بجے نوٹس بورڈ پر اکیڈمی میں لگا دی جائے گی۔

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں میتھس اور کیمسٹری پڑھانے کیلئے مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوادیں۔

تعلیمی قابلیت: ایم۔ ایس سی / بی ایس سی

نوٹ:۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 10 جنوری 2004ء ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

سیمینار آگاہی صحت عامہ

سردرد۔ تشخیص وعلاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سیمینار ہال میں امریکہ سے تشریف لائے ہوئے ماہرین امراض دماغ واعصاب (نیورولوجسٹ) مکرم ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب نے آگاہی صحت عامہ کے تحت مورخہ 13 دسمبر 2003ء بروز ہفتہ بوقت 11:00 بجے صبح نیورولوجی اور سردرد کی تشخیص وعلاج کے موضوعات پر معلوماتی لیکچرز دیئے۔

تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے دونوں ڈاکٹرز حضرات اور ان کے موضوع کا تعارف کرایا۔ مکرم ڈاکٹر بی کے احمد صاحب نے نیورولوجی کے بارے میں بتایا کہ اس کی کئی شاخیں ہیں، اس میں دماغ اور اعصاب سے متعلقہ بیماریوں کے بارے میں تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں باقاعدہ نیورولوجی کی اعلیٰ سطح پر ٹریننگ دی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دماغ اور اعصاب کی بیماریوں میں سردرد، سن سٹروک، مرگی، فالج کی بڑھتی ہوئی بیماری اور نسیان وغیرہ ہیں۔ جن کا علاج کرنے کے لئے نیورولوجسٹ کو بہت محنت سے مریض کو تفصیل سے چیک کرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے اس کی بیماری کی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہوتی ہے یعنی مریض کی کیس ہسٹری لینا نہایت اہم ہے۔ اس کے بعد ٹریٹمنٹ پلان بنانا ہوتا ہے۔ جس میں کئی قسم کے ٹسٹ یعنی EEG وغیرہ کروائے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ ہی عرصہ میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں EEG کا ٹسٹ کیا جاسکے گا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے نیورولوجی میں ہونے والی تازہ ترین ترقیات اور جائزوں سے آگاہ کیا۔ امریکہ میں 1990ء تا 2000ء کو دماغ کی دہائی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ ان دس برسوں میں دماغ اور اس سے متعلقہ بیماریوں کے بارے میں بہت زیادہ ترقیات ہوئی ہیں۔ بعض بہت ہی مشکل اور بظاہر ناقابل علاج بیماریوں کے علاج دریافت ہوئے۔ انہوں نے بتایا سردرد، فالج اور مرگی وغیرہ جیسی بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ دوائیوں کے علاوہ بھی ان بیماریوں کے علاج کی مختلف صورتیں موجود ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب نے سردرد اور اس کی تشخیص وعلاج کے موضوع پر سیر حاصل معلومات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا سردرد بہت عام تکلیف ہے بعض افراد کو روزانہ ہوتی ہے اور بعض کو ماہانہ یا سال میں ایک دوبار، مختلف بیماریوں کی وجہ سے بھی سردرد ہوسکتا ہے۔ بہت سے سردرد ایسے ہوتے ہیں جو خطرناک یا جان لیوا نہیں ہوتے تاہم اگر ان کا بروقت علاج نہ کرایا جائے تو مہلک ثابت ہوسکتے ہیں۔ بہت سی سردرد کی اقسام میں انسان معذور ہوسکتا ہے یا موت واقع ہوسکتی ہے۔ بلند فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر میں ہونے والے سردرد میں بوجھ محسوس ہوتا ہے جو درد کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے، آنکھوں میں سایہ سا رہتا ہے پاکستان میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سردرد عام پایا جاتا ہے، اگر اس کا بروقت علاج نہ کرایا جائے تو دل کا حملہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں کو اپنا بلڈ پریشر (B.P) چیک کرواتے رہنا چاہئے۔ B.P ایک مرتبہ چیک کرنے سے اس کے ہائی یا لو ہونے کا اندازہ نہیں ہوتا بلکہ دن میں تین دفعہ چیک کروانا چاہئے اور دو دنوں کے بعد اس کی اوسط کو چیک کر کے کسی نتیجہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ دماغ کی شریان پھٹنے کی بڑی وجہ بھی ہائی بلڈ پریشر ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہائی بلڈ پریشر قابل علاج مرض ہے اگر علاج نہ کریں تو دل کا حملہ، دماغ کی شریان پھٹنا یا فالج ہوسکتا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ دماغ کے مختلف حصوں میں شریان پھٹ سکتی ہے اگر سر پر زیادہ چوٹ لگ جائے تو بھی خون نکل سکتا ہے جو سرجری سے صاف کیا جاسکتا ہے۔ کسی صدمے کی وجہ سے بھی دماغ میں خرابی واقع ہوسکتی ہے۔ 50 فیصد بچوں میں دماغی خرابی پیدا ہوسکتی ہے اس کی بڑی وجہ پیدائش سے پہلے یا معاً بعد انفیکشن کا پیدا ہونا ہے۔ سردرد کی مختلف اقسام کے بارے میں انہوں نے کہا کہ دماغ میں اگر ٹیومر چھوٹا ہو تو سر درد نہیں ہوتا جوں جوں ٹیومر زیادہ ہوتا جاتا ہے درد بڑھتا جاتا ہے۔ خواہ وہ ٹیومر کینسر والا ہو یا بغیر کینسر کے ہو۔ سردرد کی ایک اور وجہ کھانسی ہے کھانسی سے سردرد نہیں ہونا چاہئے۔ بعض مریض کہتے ہیں کہ کھانسنے سے گدی (سر اور گردن کا درمیانی حصہ) میں درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسے مریض گر جاتے ہیں۔ یہ قابل علاج مرض ہے۔ اگر علاج نہ ہو تو مریض اکثر گرتا رہتا ہے، پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اور ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوتی ہے۔ ٹینشن اور ڈپریشن سے بھی سردرد ہو جاتا ہے جس میں کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا، تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے اور شانوں میں درد رہتا ہے۔ ڈپریشن پاکستان میں عام پایا جاتا ہے۔ عموماً مردوں میں کلسٹر درد پایا جاتا ہے۔ بعض مریض آنکھ میں درد سے رات کو اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں، آنکھ اور ناک سے پانی بہتا ہے۔ اس کا علاج بہت آسان ہے۔ بعض مریضوں میں آدھ گھنٹے یا ایک گھنٹے کے لئے صرف رات کو درد ہوتا ہے، آدھے سر کا درد بہت عام ہے۔ یہ ایک سائیڈ سے شروع ہوتا ہے اس میں قے اور متلی وغیرہ ہوتی ہے یہ تین چار گھنٹے تک رہتا ہے نیند پوری نہ ہونے یا موسموں کی تبدیلی سے بعض مریضوں میں درد شقیقہ ہو جاتا ہے۔ درد شقیقہ کی بہت سی علامات ہیں جو ہر مریض میں مختلف ہوتی ہیں۔ چائے اور کافی پینے کے عادی افراد کو عموماً صبح کے وقت سردرد ہوتا ہے، اور چائے یا کافی پینے سے ختم ہو جاتا ہے۔ بعض مریض اگر دوائیاں استعمال کرنا بند کر دیں تو بھی سردرد محسوس ہوتا ہے۔ ناک کے پیچھے اور آنکھوں کے نیچے اگر نزلہ جم جائے تو بھی سردرد ہو جاتا ہے۔ یہ عام درد ہے جس کا علاج بہت آسان ہے کالا موتیا زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی سردرد واقع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ حلق کی بیماریوں اور بخار وغیرہ میں بھی سردرد ہوتا ہے سردرد کا صحیح علاج وہی ڈاکٹر کرسکتا ہے جو سب سے پہلے مریض کی مکمل ہسٹری لیتا ہے اور سردرد کی علامات کے بارے میں تفصیل سے پوچھتا ہے 75 سے 80 فیصد تک سردرد کی بیماریوں کی تشخیص مریض کی ہسٹری سے ہو جاتی ہے۔ ہسٹری لیتے وقت مریض کے حال اور ماضی کی صورتحال، فیملی ہسٹری، اس کی زندگی کا رہن سہن، اور عادات وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے آگاہی ضروری ہے۔ سردرد کے مریضوں کو نیورولوجیکل چیک اپ کروانا چاہئے۔ ای این ٹی اور جنرل فزیکل چیک اپ بھی ضروری ہے۔ ان کے علاوہ لیبارٹری ٹسٹ بھی کارآمد ہوتے ہیں۔

حاضرین کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے دونوں ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ شیزوفرینیا نفسیاتی بیماری ہے۔ اس بیماری میں دماغ کی بناوٹ بالکل درست ہوتی ہے۔ اس کا سوچنے کی خرابی سے تعلق ہوتا ہے۔ مائیگرین یا درد شقیقہ کو اگر دوائیوں کے علاوہ ٹھیک کرنا ہو تو ان عوامل سے بچنا چاہئے جن سے درد ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کو سر پر پانی گرنے سے سردرد دور ہو جاتا ہے۔ بعض مریض اگر کم روشنی والے کمرے میں سو جائیں تو درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ سردرد کے آغاز میں دوائی استعمال کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔ نیورولاجیکل چیک اپ میں سر سے لے کر پیر تک سکریننگ چیک ہوتا ہے۔

پروگرام کے دوران حاضرین محفل کی چائے سے تواضع کی گئی۔ خواتین وحضرات نے کثیر تعداد میں اس مفید لیکچر کو سنا۔ دعا کے ساتھ یہ نشست برخواست ہوئی۔

(رپورٹ: فخر الحق شمس)

چار پیسے کی دیا سلائیوں سے بہت بڑے تاجر کیسے بنے

بھیک نہ مانگنے کا عہد اور تجارت کی برکات

ساہیوال ضلع شاہ پور (حال ضلع سرگودھا) کے ایک بڑے تاجر مولوی عبداللہ صاحب کس طرح بہت بڑے تاجر بنے۔ مولوی عبداللہ صاحب نے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے بیان کیا کہ:-

''میں مکہ معظمہ میں حج کو گیا۔ اس زمانہ میں بہت ہی غریب تھا۔ مکہ معظمہ میں صبح سے شام تک ''لقمۃ للہ مسکین'' کی صدا سے بھیک مانگتا تھا۔ پھر بھی کافی طور پر پیٹ نہیں بھرتا تھا۔ اور تمام دن بازاروں گلی کوچوں میں پھرتا رہتا تھا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ تو اگر بیمار ہو جائے اور اتنا زیادہ نہ چل سکے تو بھوک کے مارے مر جائے گا۔ اس تحریک کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ بس آج ہی مر جائیں گے اور سوال نہ کریں گے۔

پھر میں بیت اللہ شریف میں چلا گیا۔ اور پردہ پکڑ کر یوں اقرار کیا کہ ''اے میرے مولا گو تو اس وقت میرے سامنے نہیں مگر میں اس مسجد کا پردہ پکڑ کر عہد کرتا ہوں کہ کسی بندہ اور کسی مخلوق سے اب نہیں مانگوں گا''

ایک آنہ سے تجارت کی برکت

یہ معاہدہ کر کے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے میرے ہاتھ پر ڈیڑھ آنہ کے پیسے (اس وقت کے انگریزی سکہ کے چھ پیسے جب کہ روپیہ کے 64 پیسے ہوتے تھے۔ ناقل) رکھ دیئے۔ اب میرے دل میں یہ شک ہوا کہ میری شکل سائل کی سی ہے۔ گو میں نے زبان سے سوال نہیں کیا۔ اس لئے میرے لئے یہ پیسے جائز ہیں یا نہیں۔ میں یہ سوچنے لگا اور وہ شخص اتنے میں غائب ہو گیا۔ میں نے وہاں سے اٹھ کر دو پیسے کی تو روٹی کھائی اور چار پیسے کی دیا سلائیاں خریدیں جو بارہ ڈبیاں ملیں چونکہ مجھ کو گلی کوچوں میں دن بھر چلنے کی عادت تو تھی ہی۔ ان دیا سلائیوں کو ہاتھ میں لے کر کبریت کبریت کہتا پھرتا تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ چھ پیسے کی بک گئیں۔ پھر میں نے چھ پیسے کی خریدیں وہ بھی اسی طرح بیچ دیں۔ آخر شام تک میرے پاس ایک چونی ہو گئی (یعنی چار آنے۔ گویا ایک آنہ سے چار آنے بن گئے۔ ناقل) دو پیسے کی روٹی کھا کر۔ رات کو سو رہا۔ دوسرے دن پھر دیا سلائیاں خریدیں اور اسی طرح بیچیں، چند روز کے بعد وہ اتنی ہو گئیں کہ جن کے اٹھانے میں دقت ہوتی تھی۔ آخر میں نے دو مختلف چیزیں جن کی عورتوں کو ضرورت ہوتی ہے، خریدیں اور بقچہ کمر سے لگا کر پھرنے لگا۔ مگر سودا ایسا خریدتا تھا اور نفع اس قدر کم لیتا تھا کہ شام تک سب فروخت ہو جائے۔ رات کو بالکل فارغ ہو کر سوتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد ایک چادر بچھا کر اس پر سودا جما کر بیٹھ جاتا اور فروخت کرتا۔ پھر اس قدر ترقی ہوئی کہ میں نے نصف دوکان کرایہ پر لے لی۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی

مجلس عرفان

ریکارڈنگ

30جون1995ء

سوال: حضرت مسیح موعود کا الہام ہے"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اور خداتعالیٰ کے فضل سے خاندان مسیح موعود کے پاس بالخصوص اور جماعت کے بعض افراد کے پاس بالعموم حضور کے تبرکات موجود ہیں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جماعتی طور پر ان تبرکات کو Certify کیا جائے اس میں تبرک کی نوعیت، سائز اور تاریخی اہمیت کو درج کیا جائے اور اس طرح ہماری نئی نسل اور نو احمدی جو اللہ کے فضل سے بڑی کثرت سے جماعت میں داخل ہو رہے ہیں ان کو تبرکات کو دیکھنے کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ان کو یکجا طور پر اکٹھا کیا جائے اس طرح ایک قیمتی خزانہ محفوظ رہ سکے گا۔

جواب: یہ تو آپ نے بہت دیر کے بعد تجویز پیش کی ہے۔آج سے کوئی پندرہ سال پہلے یہ ہو چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جو تبرکات کی کمیٹی ہے اور پھر جہاں تک تصدیق کا تعلق ہے غالباً انجمن کی طرف سے کوئی ایسا طریق مقرر تھا کہ تصدیق کی جائے لیکن یہ جو ہے باقاعدہ اہتمام کر کے دکھانا صرف خطرہ یہ ہے کہ اس میں رفتہ رفتہ جھوٹی رسمیں نہ پیدا ہو جائیں اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں پر نظر پڑے کہ یہ لباس ہوا کرتا تھا آپ کی سادگی، آپ کی طرز زندگی پر روشنی پڑتی ہو۔ میں بھی کئی دفعہ وہ کوٹ پہن کر آتا ہوں تو دکھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا یہ کوٹ تھا۔اس کی برکت جو بھی ہے وہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے فی ذاتہٖ کپڑے میں نہیں ہوتی اور اگر اس سے مشرکانہ برکتیں منسوب کر دی جائیں تو وہی کپڑا ایک آدمی کے لئے لعنت کا موجب بھی بن سکتا ہے۔اس لئے برکت کے مفہوم کو سمجھنا چاہئے۔"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کہا ہے" پائیں گے" نہیں کہا۔ایک زمانہ آنے والا ہے جب یہ بادشاہ بھی اس قسم کی حرکتیں کریں گے وہ قرآن اور دین کو چھوڑ دیں گے۔ایک یہ بھی معنی ہے اس کا۔صرف خوشخبری نہیں ہے بلکہ خوشخبری کے ساتھ اس کا دوسرا پہلو بھی ہے کہ اب تو تیری قدر نہیں کی جارہی لیکن دنیا کے بادشاہ جو آج تجھے نظرانداز کر رہے ہیں کل ایک دوسری طرح تیری طرف رجوع کریں گے اور تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔حالانکہ اصل برکتیں قرآن میں ہیں اور یہی الہام ہے حضرت مسیح موعود کا (۔) کہ تمام برکتیں قرآن میں ہیں محمد رسول اللہ کی جو برکتیں ہیں وہ قرآن کی ہی برکتیں ہیں اس کے علاوہ تو کوئی برکت نہیں ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کریں تو آپؓ نے فرمایا کان خلقہ القرآن، یہ نہیں کہا کہ قرآن میں آپؐ کا خلق بیان ہوا ہے۔فرمایا آپؐ کا خلق قرآن تھا یعنی کوئی فرق ہی نہیں ہے قرآن میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ میں۔تو ایک قسم کا زندہ قرآن تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تمام تر برکتیں قرآن ہی میں ہیں جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔اصل چیز کو چھوڑ کر ایک ثانوی چیز کو جس میں کئی قسم کے پیغامات مضمر ہو سکتے ہیں اس کو ان معنوں میں عزت دے دینا کہ آخر شرک کا موجب بن جائے یہ خطرناک بات ہے مگر برکت پھر بھی ہوتی ہے اگر ایک موحد ہو اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جس سے خدا پیار کرتا ہے اس کے قرب وجوار میں بھی برکت رکھی جاتی ہے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے محبت کی آپ کی کلیوں کو بھی ہاتھوں میں لیا اور چہروں پہ ملا اور بعضوں نے پیا اس محبت کی وجہ سے کہ خدا کا پیارا ہے جو چیز اس کے قرب وجوار میں اس کو لگتی ہے اس سے مس ہو جاتی ہے اس کے پاس ہوتی ہے اس میں بھی برکت پڑتی ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں پڑنے والی برکت جو ہے اس کی کوئی سائنٹیفک تشریح ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہی سائنٹیفک تشریح ہے کہ جو خالق کائنات ہے سب قوانین اسی نے بنائے ہیں جو چیز بنائی ہے اس کی ہر برکت اسی نے رکھی ہے۔ وہ مالک ہے وہ جس چیز کو مبارک کہہ دے وہ مبارک ہو جائے گی۔اس پہلو سے ایک برکت کا یہ مفہوم ہے جو ثابت شدہ ہے مگر یہ توحید سے وابستہ ہے اگر شرک کی ملونی آئے تو یہ مٹ جائے گا اور کپڑا براہ راست کسی کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا پس اپنی آنکھوں کو خیرہ کرنا اس لئے کہ اللہ کے ایک پیارے نے یہ کپڑا پہنا ہوا تھا وہ برکت کا موجب بنے گا دیکھنے والے کے لئے بھی اسکی آنکھوں کے لئے بھی، اس کی بصیرت کے لئے بھی، ہاتھ لگانے والے کے لئے بھی کہ اس پیارے کو ہم بھی مس کر لیں یہ محبت کے قصے ہیں شرک کے قصے نہیں ہیں۔

تبھی جو حجر اسود کو بوسہ دینا ہے اس کا تعلق بھی ان پتھروں کے آسمان سے اترنے سے ہے جو پہلے خدا کے گھر کی تعمیر میں کام آئے اور اسی نسبت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بوسہ دیا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے اسے کہا تو پتھر ہی ہے نا! میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا اگر میں محمد رسول اللہ کو نہ دیکھتا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو موحد اعظم تھے اس لئے وہ محبت جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور پتھر سے پیار کیا اس کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ہر کپڑے سے ہر اس چیز سے جو مس کر گئی ہے اس سے پیار کرنا جائز اور لازماً برکت کا موجب ہے۔

سوال: ٹیلیویژن پر ایک پروگرام آیا تھا اس کا نام "نیوڈیتھ ایکسپیرئنسز" (New death experiences) تھا جس میں روح کے نکلنے اور واپس آنے کے تجربات پیش کیے گئے۔اس بارہ میں وضاحت فرماویں۔

جواب: اس کے متعلق جتنا متعلقہ لٹریچر ہے لمبے عرصے سے میری اس پر نظر ہے ایک سے زائد کتابیں مختلف پہلوؤں سے لکھی ہوئی ساری پڑھ چکا ہوں اور ان سب کا تجزیہ کرنے کے بعد میرا یہ قطعی طور پر نتیجہ ہے کہ اس کا موت کے بعد کی زندگی کے حالات سے دور کا بھی تعلق نہیں ۔ یہ زندگی کے اندر جو روح کو خداتعالیٰ نے مختلف صلاحیتیں بخشی ہیں۔ان کے کسی موقع پر چمک اٹھنے سے ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کا صرف موت سے تعلق نہیں چنانچہ یہ آج کل جتنے ایڈوانس ریسرچ گروپس ہیں ان میں سے ایک کیرولائنا میں کام کر رہا ہے اور باقاعدہ یونیورسٹی کا حصہ ہے اس میں پیرا سائیکالوجی پر ریسرچ ہو رہی ہے انہوں نے مختلف سائنسی ذرائع استعمال کر کے فزکس، کیمسٹری اور چوٹی کے ماہر یہاں تک کہ نوبل لاریٹس کو بھی ساتھ شامل کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو انسانی زندگی کا شعور ہے جسے مذہبی لوگ روح کہتے ہیں اس شعور میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اپنے جسم سے باہر کی چیزوں کو محسوس کر سکے اور نقشہ دیکھ لے کہ باہر کیا ہے۔

بعض لوگوں میں یہ صلاحیت ہے وہ چمک اٹھتی ہے بعضوں میں نہیں ہے اس لئے یہ جو لوگ ہیں یہ یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو صلاحیتیں ودیعت ہیں ان کو استعمال کرتے ہیں کوئی زائد چیز نہیں ہے۔ یہ ایک حتمی فیصلہ ہے اگر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے والا معاملہ ہے جس کو یہ احتیاطاً Near death کہتے ہیں اگر ہم یہ یقین کریں کہ واقعتاً ان کی روحیں جسم سے الگ ہوئی تھیں اور واپس آئی ہیں تو جو experience انہوں نے یہاں کا بتایا وہ تو سچا نکل رہا ہے جو وہاں کا بتایا وہ جھوٹا نکل رہا ہے۔قرآن سے اور مذاہب کی تاریخ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ لازمی جھوٹا ہے کیونکہ ان سب لوگوں میں ہر قسم کے بدکار بھی ہیں، بددیانت خبیث لوگ، دہریے بھی شامل ہیں تو کیا آپ یہ یقین کریں گے کہ تمام لوگوں سے خدا کا بالکل ایک ہی جیسا سلوک ہو رہا ہے۔ٹنل سے آگے روشنی نظر آجاتی ہے آگے رشتہ دار کھڑے ہیں یہ محض کہانی ہے ہم صرف اس حصہ کی گواہی دے سکتے ہیں کہ جو اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے، اس کی تشریح پیرا سائیکالوجی میں موجود ہے۔اور Near death کے وقت چونکہ جسم سے روح عملاً بالکل کنارہ کشی کرنے پر تیار بیٹھی ہوتی ہے گویا پر تولے کھڑی ہے اس وقت یہ سین زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔اتنا حصہ تو مانا۔باقی ان کے وہ توہمات جن کے ساتھ وہ زندہ تھے وہ امیدیں جنہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اگر ہم مر جائیں تو یہ فائدہ ہو جائے وہ آپ بیان کئے ہیں انہوں نے اور چونکہ یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔اب ہر ایک وہی باتیں بیان کرتا ہے۔ اس لئے ہر آدمی کا ایک ہی experience ہونا بعد کی زندگی کے متعلق قطعی طور پر بتاتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے کیونکہ بعد کی زندگیاں تو بغیر خدا کے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔اور خدا ہے تو وہ جھوٹے اور سچے میں فرق کرے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ساری عمر تم لوگ گندگیوں میں مبتلا رہو اور انکار بھی کرتے رہو اور خدا اسی طرح پیار سے پیش آئے اور روشنی ہی روشنی ہو اور یہ جو روشنی کا تصور ہے یہ انکا محاورہ ہے یہاں کا۔وہی دماغ پر اثر کر رہا ہے پس ان کا جو جائزہ میں نے لیا ہے ان میں اور بھی بہت کچھ ہے صرف یہ نہیں۔ٹنل میں سے گزرنا اور بھی بہت سے Cases تھے جن کا جائزہ لینے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نفسیاتی پہلو ہے ایک ایسا پہلو ہے جو اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے وہ نفسیاتی طور پر سچا ثابت ہو سکتا ہے۔اس لئے یہ تحقیق کرنے والے بھی ایک معین مقصد لے کر تحقیق کر رہے ہیں اور ان تحقیق کرنے والوں کے علاوہ عام دنیا میں جو ہمارا experience ہے اس میں یہ کیوں دکھائی نہیں دیتا پاکستان، ہندوستان میں لوگ نہیں مرتے...... افریقہ میں نہیں مرتے......؟ وہاں مرنے کے بعد اس طرح Near death کوئی واپس نہیں آتا۔وہ یہ experience کیوں بیان نہیں کرتا.........؟ عجیب بات ہے کہ صرف امریکن ہی تحقیق کریں گے تو یہ

experience سامنے آئے گا۔ اور عام دنیا اس تحقیق سے بے خبر ہے نہ چین میں ایسا واقعہ گزرا نہ جاپان میں گزرے۔ نہ ہندوستان نہ پاکستان نہ بنگلہ دیش وہاں کے تجربے الگ الگ ہوں۔

ساجدہ مرحومہ کا جو تجربہ تھا۔ کتنا واضح شفاف بالکل الگ تجربہ تھا اور وہ عین مذہبی اقدار کی تائید میں تھا۔ اس لئے یہ جو تحقیق ہے یہ بھی تو سوچیں کہ عالمگیر کیوں نہیں ہے یہ عالمگیر بناتے ہیں کہ جی ہم نے آسٹریلیا میں بھی دیکھا تھا۔ فلاں جگہ بھی Reported cases اکٹھے کئے ہیں مگر باقی غریب دنیا اسی طرح پڑی ہوئی ہے۔ وہاں ہمارے معلوم تجربے میں ایک دفعہ بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

سوال: انتخابات کے موقع پر کنویسنگ کی اجازت نہیں لیکن مجلس انتخاب میں نام تجویز کرنے کے بعد اس کی تائید میں مختصر تقریر کرنے کی اجازت ہے کیا یہ تقریر بھی کنویسنگ کے دائرے میں نہیں آتی۔

جواب: کنویسنگ کا جو مضمون ہے اُس میں اور اِس میں Clash نہیں اس کی ضرورت ہے۔ کنویسنگ ہوتی ہے کسی ایک شخص کو ووٹ دینے کا فیصلہ کر لیا جائے اور اپنے اس فیصلہ کو مخفی کارروائیوں کے ذریعہ لوگوں پر اثر انداز ہو کر لوگوں پر ٹھونسا جائے کہ یہ آدمی ہے اس کو ووٹ دینا ہے یہ پارٹی بازیاں ہیں اس کے نتیجہ میں کبھی کبھی فیصلے درست بھی ممکن ہیں، اس کا انکار نہیں ہے کہ ایک اچھے آدمی کے حق میں بھی بات ہوئی ہو۔ لیکن اکثر صورتوں میں اگر اس کو رواج دیا جائے تو یہ ایک فتنہ بن جائے گا لوبیز (Lobies) بن جائیں گی اور ووٹ دینے میں جو حکم الٰہی ہے (تم میں سے اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے)

اس کا مفہوم ہی باطل ہو جائے گا اور ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے قطعی طور پر جماعت احمدیہ میں یہ چیز حرام سمجھی جاتی ہے کہ انتخاب سے پہلے کسی ایک شخص کے حق میں کوئی مخفی بات کی جائے۔ اس کا نام پروپیگنڈا ہے۔ مجلس انتخاب جو منتخب کر رہی ہے۔ وہاں ایک شخص سب کی موجودگی میں کسی کے حق میں کلمہ خیر کہتا ہے تو سارے گواہ موجود ہیں اور اگر وہ کلمہ خیر جھوٹا ہے تو وہیں لوگوں کے تاثر بتا دیں گے کہ اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑا وہ کسی ایک کے حق میں اس طرح کنویسنگ نہیں جو میں نے بیان کی ہے۔ اور چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عملاً کوئی خاص اس کا فائدہ نہیں ہوتا اس لئے اس استثناء سے بہت ہی شاذ کے طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہماری اکثریت ایسی ہے ننانوے فیصدی سے بھی زائد کہ جب ووٹ کے لئے نام پیش ہوتا ہے لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ کس طرح کس قسم کا آدمی ہے اس سے نباہ ہوا ہوتا ہے اس کی شہرت معلوم ہوتی ہے اپنے طور پر اگر وہ اس کو متقی سمجھیں تو اس کو ووٹ دے دیتے ہیں۔ اس لئے کلمہ خیر سے اس لئے نہیں روکا گیا کہ بعض دفعہ ایک آدمی باقیوں کے لئے اجنبی ہوتا ہے اور اجنبی ہونے کے نتیجہ میں اسے پتہ نہیں کیسا ہے، مجلس میں اس کے حق میں ایک دو باتیں اس کی ایسی تعریف ہو جو اس کے معلوم کاموں سے تعلق رکھتی ہو۔ صرف اس کی اجازت دی جاتی ہے ایسی تعریف کی اجازت نہیں دی جاتی کہ میں جانتا ہوں کہ بڑا متقی، بڑا برگزیدہ انسان ہے اس کی کبھی اجازت نہیں دی جاتی نہ کبھی کسی نے ایسی بات کی ہے، یہ بتایا جاتا ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے کہ دین کے لئے ہمیشہ قربانی دی ہے وقت دیا ہے اور خدمت میں معروف رہتے ہیں۔ اب یہ Public Property ہے یہ معلومات ان لوگوں کا حق ہے جن کو پہلے پتہ نہیں کہ یہ خدمت میں پہلے کیسا ہے اس لئے بعض دفعہ امیر بھی کہہ دیتا ہے کہ میرے تجربے میں یہ آدمی اس کام میں اچھی خدمت کرنیوالا موزوں ہو سکتا ہے۔ یہ اس مجلس میں ایک قسم کا کھلے بندوں مشورہ ہے۔

سوال: اقوام متحدہ کے قیام کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی جارہی ہے۔ اس بارہ میں حضور کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں یہ کھلم کھلا بیان کر چکا ہوں میرے جو Gulf کے خطبات تھے ان میں کھول کے واضح کر دیا تھا کہ کیوں یہ مر چکی ہے۔ اب بھی ایک لاشہ گھسیٹ رہے ہیں۔ اور جب وہ بہانے بناتے ہیں United Nation کے افسران کہ ہمارا وقار قائم ہو رہا ہے اور ہم دنیا میں اچھی نظر سے دیکھے جا رہے ہیں تو خود ان کے انگریز کمنٹیٹر ان کا اچھا خاصا مذاق اڑاتے ہیں ان کی آپ نے بات سنی ہوگی کہ ہمیں پتہ ہے کیا ہو رہا ہے محض اجارہ داری ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں اور انصاف کا تصور ہی نہیں جتھا بندی کا تصور ہے۔ کون کس جتھے کے سامنے ہے اور کتنی اس میں طاقت ہے۔ اس کا اظہار ہے۔ اگر اتفاقاً وہ لوگ حق پہ ہیں تو حق میں فیصلہ ہو جائے گا اکثر چونکہ حق پر نہیں ہوتے اس لئے ناحق فیصلے ہوتے ہیں۔ بوسنیا میں نہیں دیکھا ان کی حرکت کیا تھی۔ اسرائیل کے معاملے میں جو 48 اقوام متحدہ کے Resulations تھے اور 27 جو بڑے سخت تھے کہ یہ اسرائیل نے لازماً کرنا ہے تمام سکیورٹی کونسل کا مشترکہ فیصلہ تھا۔ ایک پر بھی عمل نہیں کیا۔ کوڑی کی بھی پرواہ United Nation نے نہیں کی اور عراق کی بات بھی ختم ہو چکی وہ جھگڑا ہی ختم ہو گیا مار مار کے اس کا برا حال کر دیا کہ Resulation چونکہ ہم نے کینسل نہیں کیا اس لئے جاری ہے۔ یعنی ناانصافی، بے حیائی کھلے بندوں اس قسم کی دیدہ دلیری ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا پاگل ہے جس کو سمجھ نہیں آئے گی۔ اس لئے برسیاں منائیں جو مرضی کریں چاہے زندگی کا نام رکھیں یا موت کی برسی۔ حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ United Nation میں کوئی بھی تقویٰ کوئی بھی انصاف اصول کے طور پر باقی نہیں رہا۔ جتھا بندیوں میں کہیں انصاف سے بھی فیصلہ ہو گیا ہوگا ہو بھی جاتا ہے اس کا انکار نہیں مگر اتفاقی حادثات ہیں۔

سوال: سورۃ شوریٰ آیت 18 میں کتاب اور میزان کے حق کے ساتھ اتارے جانے کا ذکر ہے میزان سے یہاں کیا مراد ہے؟

جواب: یہ جو میزان لفظ ہے یہ تو بہت ہی وسیع ہے۔ بہت گہرے معانی رکھتا ہے اور ساری کائنات پر اس کا اطلاق ہو رہا ہے۔ مردہ موجودات پر بھی اور سارا ارتقاء زندگی کا بھی اور بے جان چیزوں کا بھی میزان پر منحصر ہے۔ دین بھی اور اس سے پہلے دیگر مذاہب بھی میزان ہی کی پیداوار ہیں۔ اس کے متعلق میں نے تین یا چار تقاریر جلسہ سالانہ پر کی تھیں عدل واحسان والی۔ اس میں میزان کے مضمون پر بڑی کھل کر روشنی ڈالی ہے اور یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ اس قسم کی چھوٹی سی مجلس سوال و جواب میں اس کا ذکر ہو ہی نہیں سکتا۔ میزان دراصل ترازو کو کہتے ہیں۔ اور میزان توازن کو بھی کہتے ہیں اگر انسانی معاملات میں اس کو استعمال کیا جائے تو اس کے لئے دوسرا لفظ عدل ہے لیکن اگر اس کو وسیع استعمال کیا جائے جس میں بے جان چیزیں اور کائنات کا ہر ذرہ آ جاتا ہو تو اس کا نام قرآنی اصطلاح میں میزان ہے۔ اور اس کو سائنسدان سمٹری (Symetry) بھی کہتے ہیں۔ یعنی توازن ہے جتنا ادھر ہے اتنا اس طرف ہے۔ یہ بڑا گہرا اور وسیع مضمون ہے۔

سوال: سورۃ النساء کی آیت ہے۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اگر وہ نافرمانی کریں تو انہیں مارو۔ مارنے کے بارہ میں وضاحت فرما دیں۔

جواب: اس کا مطلب ہے وہ کہتیاں ہوں وہ تمہارے خلاف اٹھ کھڑی ہوں۔ اور تمہیں ان سے مصیبت پڑی ہوئی ہو۔ گالی گلوچ کر رہی ہیں ہر وقت کا کپت لگایا ہوا ہے۔ اس وقت بھی مارنے کا حکم نہیں ہے۔ فرمایا ہے اس وقت تم یوں کرو کہ ان کو سمجھاؤ صلح کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی اصلاح کی کوشش کرو۔ اگر اصلاح نہیں ہوتی تو ان کو اپنے بستروں میں الگ کر دو یعنی خود بھی ان سے الگ ہو جاؤ۔ کچھ عرصہ تک اس طرح رہو۔ اور یہ وہ سزا ہے جو مرد کو زیادہ ملتی ہے عورت کو کم ملتی ہے کیونکہ مرد کو عورت سے تسکین حاصل کرنے کی ضرورت زیادہ ہے اسی لئے قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کو خاوند دیئے تا کہ وہ سکینت حاصل کریں۔ مردوں کو فرمایا ہے تم ان سے سکینت حاصل کرو۔ تو یہ ایک طبعی معاملہ ہے اس میں عورت سے زیادہ مرد محتاج رہتا ہے جہاں تک سکینت کا تعلق ہے اور وہ سزا کس کو ملی؟ زیادہ مرد کو ملی۔ وہ جو پہلے ہی ہر وقت تنگ کیا کرتی تھی شور مچایا ہوا تھا گھر میں وہ تو امن میں آ گئی ہو گی کہ چلو چھٹی ہوئی اس مصیبت سے۔ پھر اس علیحدگی کے بعد تم بھی ٹھنڈے ہو چکے ہو تمہارا مزاج بھی درست ہو چکا ہے۔ وہ عورت بھی یہ دیکھ چکی ہے کہ یہ ٹھیک طریق نہیں ہے اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے پھر مارنے کی اجازت ہے اور مارنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ کس حد تک مارنے کی اجازت ہے۔

یہ جو مارنے کی اجازت ہے ان سب شرطوں سے مشروط ہے۔ جو دنیا میں اکثر لوگ مارتے ہیں وہ ان شرطوں کے مطابق کبھی بھی نہیں مارتے اس لئے قرآن نے جو حفاظت کی عورتوں کی کہ اشتعال میں آ کر ان کو کوئی نہ مارے۔ جب وہ نشوز کر رہی ہیں ہرگز ہاتھ نہیں اٹھانا صبر کرنا ہے اور یہ سارے ذرائع اختیار کرنا ہیں یہ عورتوں کی حفاظت ہو رہی ہے مرد کے اشتعال سے ورنہ مرد کا اشتعال مارنے کے لئے اس آیت کا محتاج نہیں ہے۔

جتنے مارنے کے واقعات مغربی سوسائٹی میں ہوتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی مسلمانوں کی سوسائٹیوں میں نہیں اور جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے سو واں حصہ بھی نہیں ہے آپ ساری سوسائٹی کا جائزہ لے کر دیکھ لیں شاذ کے طور پر ہی ایسا واقعہ ہوتا ہے اور جہاں ہوتا ہے وہ فوراً ہمارے علم میں بھی آ جاتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کو پتہ ہے ہمارا کوئی والی وارث ہے ہماری حمایت کرنے والا موجود ہے جن کا والی وارث کوئی نہ ہو یورپ میں جس قسم کے سنگین واقعات عورتوں پر مار کٹائی اور زبردستی کے ہوتے ہیں وہ قرآن سے اجازت لے رہے ہیں لوگ؟ یا بائبل سے لے رہے ہیں؟ قرآن نے اصل میں پابندی لگائی ہے ورنہ مارنا ایک طبعی امر ہے۔ طاقتور جب غصے میں آتا ہے تو ہاتھ اٹھا بیٹھتا ہے یہ اس کو نرم کرنے کے واقعات ہیں یہ تعلیمات ہیں اور ان سے گزرنے کے بعد اگر پھر بھی ضرورت پڑے تو پھر پولیس سے مرواؤ گے اس کو یا خود مارنا بہتر ہے۔ تو یہی صرف سوال رہ جاتا ہے۔ یا پھر طلاق ہے۔ علیحدگی کا عورت کو بھی حق ہے۔ پھر مار کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سوال: چرچ کا ایک بیان آیا ہے وہ کہتے ہیں کہ زمانہ بدلنے کے ساتھ ہمیں بدلنا چاہئے اور ہمیں عقائد میں ترمیم کرنی چاہئے اور ایک مثال یہ دی ہے کہ جو میاں بیوی بغیر شادی کے بغیر نکاح کے آپس میں رہتے ہیں ان کے لئے یہ صرف Sinfull Life کا جو لفظ ہے بہت افسوسناک ہے یہ لفظ اڑا دینا چاہئے۔ اور یہ مناسب بھی نہیں ہے۔

جواب: اب وہ مذہب خود بنا رہے ہیں ہمیں کیا اس پر اعتراض ہے کرنے دیں وہ عیسائیت نہیں کہلائے گی وہ یہودیت نہیں کہلائے گی انہوں نے اپنا مذہب نیا بنانا شروع کیا ہے۔ بنانے دیں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ مذہب نہ بھی ہوتا تب بھی ایسا ہی کرتے ان کے کہنے سے یا نہ کہنے سے خدا اور بندے کے معاملات میں کیا اثر پڑیگا یہ بتایئے ان کو یہ وہم ہے کہ اگر Sinfull کہہ دیا تو جہنم میں جائیں گے اگر نہ کہا تو بچ جائیں گے سارے۔ یہ بڑا پاگل پن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے نہ تو فتویٰ مانگنا ہے نہ اس کا کوئی ذکر چلے گا قیامت کے دن خدا فیصلہ کرے گا اس لئے ان کو جو مرضی ہے کرتے رہیں کھیل تماشا ہے صرف۔ اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔

سوال: حکم ہے کہ نماز پڑھتے وقت سر کو ڈھانپنا چاہئے لیکن حج اور عمرہ کے وقت سر کو ننگا رکھنے کا حکم ہے۔

جواب: وہ دوسرا مضمون ہے وہ عشق کا مضمون ہے۔ وقف للہ کا مضمون ہے۔ اس میں سر منڈانے اور سر ننگا کرنے کا ہی تعلق ساری انسانی تاریخ سے چلا آ رہا ہے۔ ساری انسانی تاریخ کے حوالے سے ہر قسم کے ہر ملک کے لوگوں میں چلا آ رہا ہے۔ بدھ بھکشو بھی سر منڈاتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ ہندو ایک چوٹی چھوڑ کر باقی سارا سر منڈا دیتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ مسلمان اپنے بچوں کے سر منڈاتے ہیں اور پھر قربانی بھی دیتے ہیں حج پر بھی وہ قربانی دیتے ہیں۔ تو اس کے اندر کچھ مفہوم ہیں ہر جگہ دنیا میں سر منڈوانا دراصل بے عزتی کا موجب ہے۔ لیکن ایک اعلیٰ قدر کی خاطر اپنی عزت نفس کو مارنا یہ عزت افزائی ہو جاتی ہے۔ بالکل برعکس چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ کی خاطر اپنی عزتوں کو نظر انداز کر دینا اور خدا کے حضور اپنی انا کو کلیۃً قتل کر دینا اس کی نشانی ہے سر منڈانا اور وقف کی بھی نشانی ہے۔ وقف بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی میں نہیں باقی جگہوں پر بھی یہی چیز چلی آ رہی ہے۔ ننیں (Nuns) بھی سر منڈاتی ہیں تو یہ جو سر منڈانا ہے یہ عالمی طبعی اظہار ہے اس بات کا کہ ہم خدا کے ہو گئے کسی کے ہو گئے۔ اور اس میں چونکہ عشق کا مضمون ہے اس لئے سر منڈوا کر ڈھانپنے سے کیا فائدہ ہوا وہ تو پھر شرمانے والی بات ہے۔ جہاں تک نماز کا مضمون ہے وہاں سر ڈھانپ کر ہی پڑھی جاتی ہے۔

سوال: وضو کرتے ہوئے مسح کرنا ہوتا ہے تو کیا جراب پر مسح کرنا چاہئے یا جوتے پر بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: جوتے جو ہیں وہ نماز سے پہلے اتارنے کا حکم ہے اس لئے جہاں جوتے اتارنے ہوں اس کا مطلب ہے بیت الذکر میں جانا ہے تو جوتوں کو گندا سمجھ کر اتارنا ہے جرابیں اتارنے کا حکم نہیں جرابیں لے کر آپ اندر داخل ہوتے ہیں تو وہاں جرابوں ہی کا مسح ضروری ہے۔ لیکن اگر آپ سفر کی حالت میں ایسی جگہ ہوں جہاں بوٹوں سمیت نماز پڑھنا مجبوری ہے۔ کیچڑ میں کھڑے ہوں یا تیز دھوپ میں کھڑے ہوں وہاں اسی بوٹ کے اوپر مسح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جس سے نماز جائز ہے اسی پر مسح بھی جائز ہے۔

سوال: عشاء کی نماز کے بعد نیند نہ آئے تو نصف شب کے بعد انسان نوافل یا تہجد پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اصل مفہوم جو ہے تہجد کا وہ سو کر اٹھنا ہے۔ اور یہ مضمون قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ کہ اللہ کی محبت میں بستروں کی نرمیوں اور گرمیوں کو چھوڑ کر ان کے کندھے الگ ہو جاتے ہیں تہجد کا مطلب ہی کوشش کرنا ہے جدوجہد کرنا ہے۔ ایسے وقت میں

باقی صفحہ 6 پر

صحت اور فارغ البالی دو بڑی نعمتیں ہیں مگر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت اور بیماری کے متعلق رہنمائی

ہر بیماری کا علاج ہے۔ خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے

مرتبہ: فرخ سلمانی

دو نعمتیں

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی قدر نہ کرکے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت دوسرے فارغ البالی۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب لا عیش حدیث نمبر:5933)

تندرست مومن

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تندرست و توانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اس کی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو عاجز بن کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب القدر باب الامر بالقوۃ حدیث نمبر:4816)

ہر بیماری کا علاج ہے

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم علاج معالجہ کر سکتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفا رکھی ہے۔ کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر:17728)

بیماری کفارہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو جو بھی دکھ یا تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس کی کمزوریوں اور غلطیوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔ یعنی بڑے بڑے نقصانات اور آخری گرفت سے اللہ تعالیٰ اس کو بچا لیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب ثواب المومن حدیث نمبر:4670)

عیادت کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنت میں تیرا ٹھکانا ہو۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی زیارۃ الاخوان حدیث نمبر:1931)

عیادت کی دعا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا۔ ہاں میں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبرئیل نے یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں وہ آپؐ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دہ ہے۔ ہر ایسی چیز سے بچائے جو دکھ دے سکتی ہے۔ وہ ہر بُرے شخص کی برائی سے اور ہر حسد کرنیوالے کی بد نظری سے آپؐ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپکو شفا دے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب الطب حدیث نمبر:4056)

مایوس نہ ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی بیماری کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ جب وہ بہت ہی تنگ آیا ہوا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی دعا مانگنی ہو تو یوں دعا مانگے۔ اے میرے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بالموت حدیث نمبر:5874)

روحانی علاج

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور ان کا مہمان بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا)۔ وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دَم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔ اس پر وہ سردار اچھا ہو گیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ اُن کو بطور انعام دیا لیکن اُنہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں یہ ریوڑ نہ لوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔ مقصد یہ ہے کہ اس صورت حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الا جرۃ حدیث نمبر:4080)

مزاح اور شگفتگی

حضرت جابر بن سمرہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو سے زیادہ دفعہ بیٹھنے کی سعادت ملی۔ آپؐ کے صحابہؓ ان مجالس میں (بعض اوقات) ایک دوسرے کو شعر بھی سناتے اور جاہلیت کے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہوتا۔ آپؐ خاموش (بیٹھے باتیں سنتے) رہتے اور بعض اوقات ان کی خوشی میں شامل ہونے کے لئے تبسم بھی فرماتے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب انشاد الشعر حدیث نمبر 2777)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مصلے پر تشریف فرما رہتے۔ جب سورج نکل آتا تو آپ اُٹھ جاتے۔ اس وقت حضورؐ کے صحابہ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے اور ایامِ جاہلیت کے واقعات

یاد کر کے ہنستے اور حضور بھی ان کی باتیں سن کر مسکراتے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تبسمہ حدیث نمبر:4286)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبھی ہنستے بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہنستے تھے اور ایمان انکے دلوں میں پہاڑ سے بھی عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیر اندازی کی مشق کرتے اور اس دوران ایک دوسرے پر ہنستے بھی دیکھا یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے۔ لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اس طرح محو ہوتے گویا وہ تارک الدنیا ہیں۔ (مشکوۃ باب الضحک)

بقیہ صفحہ 5

جب نیند کا غلبہ ہو آرام کے لئے انسان ترس رہا ہو۔ تھکا ہوا آدمی رات کو پھر اٹھتا ہے۔ تو جو کوشش کر کے اس کو اٹھنا پڑتا ہے یہ تہجد ہے۔ وہ نوافل تو ہو گئے تہجد نہیں ہو گا۔ اس لئے تہجد کا مفہوم اپنی استثناء کی خاطر کیوں بگاڑتے ہیں۔ اس کو آپ یہ کہیں صبح تہجد کے وقت میں نے نوافل ادا کئے۔ لیکن چونکہ تہجد کا مضمون شامل نہیں ہے اس لئے آپ تہجد نہیں کہہ سکتے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35495 میں فصاحت حمید بنت حمید احمد قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 16 سال 9 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹک شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 2 گرام 300 ملی گرام مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فصاحت حمید بنت حمید احمد اٹک گواہ شد نمبر 1 حمید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 35496 میں صباحت حمید بنت حمید احمد قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 2 گرام 300 ملی گرام مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صباحت حمید بنت حمید احمد اٹک گواہ شد نمبر 1 حمید احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 35497 میں مسرت افزا زوجہ ارشد علی قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/14000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسرت افزا زوجہ ارشد علی قصور گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد ولد فروز دین قصور گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد سردار علی قصور

مسل نمبر 35499 میں امۃ الرشید زوجہ چوہدری نور محمد قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 93/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔ گریجوئٹی کی رقم -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرشید زوجہ چوہدری نور محمد 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد منصور ولد چوہدری انور علی 93/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال پسر موصیہ 93/TDA ضلع لیہ

مسل نمبر 35502 میں نسیم اختر زوجہ الحاج محمد نواز قوم بدیشہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نئی سرور کالونی رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر زوجہ الحاج محمد نواز رحیم یار خان گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب وصیت نمبر 31199 گواہ شد نمبر 2 احمد سرفراز ولد الحاج محمد نواز رحیم یار خان

مسل نمبر 35503 میں شاہدہ نسیم زوجہ محمد شفقت بٹر قوم بٹر پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیور مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہدہ نسیم زوجہ محمد شفقت بٹر فیروز والا ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد وصیت نمبر 28980 گواہ شد نمبر 2 محمد شفقت بٹر خاوند موصیہ

مسل نمبر 35504 میں کنیز فاطمہ بیوہ عبدالوحید خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی کانٹے وزنی 3 تولے مالیتی -/20000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 2 کنال واقع ہڑپہ ضلع ساہیوال مالیتی -/25000 روپے۔ 4۔ ترکہ خاوند محترم زرعی زمین 2 کنال واقع 494 ر ج۔ب ضلع جھنگ مالیتی -/30000 روپے۔ 5۔ ترکہ خاوند محترم زرعی رقبہ ساڑھے چار ایکڑ واقع 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ مالیتی -/120000 روپے۔ 6۔ ترکہ خاوند محترم مویشی (8 عدد) مالیتی -/100000 روپے کا 1/8 حصہ۔ 7۔ ترکہ خاوند محترم مکان رقبہ 4 مرلے واقع 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ مالیتی -/100000 کا 1/8 حصہ۔ 8۔ ترکہ خاوند محترم پلاٹ رقبہ ساڑھے تیئیس مرلے واقع 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ مالیتی -/200000 روپے کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/48000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کنیز فاطمہ بیوہ عبدالوحید خان چک نمبر 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 احسان الحق ولد غلام اللہ چک نمبر 497 ر ج۔ب ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خان وصیت نمبر 32703

مسل نمبر 35505 میں فرحت جبین بنت ملک محمد اسحاق قوم ملک اعوان پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10

حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرحت جبین بنت ملک محمد اسحاق دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد اسحاق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد افضل نعیم برادر موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ حبۃ الکریم طیبہ صاحبہ بنت مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (ریٹائرڈ) انسپکٹر وقف جدید 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد احمد ظفر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم محلہ دارالنصر غربی ربوہ بعوض 35,000 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 19۔ اکتوبر 2003ء بروز اتوار بعد نماز عصر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا مکرمہ حبۃ الکریم طیبہ صاحبہ محترم ملک محمد عظیم صاحب کی پوتی اور محترم مرزا بشیر احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

ڈیپارٹمنٹ آف مائکرو بائیالوجی اینڈ مالیکیولر جینیٹکس یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے Bee Keeping میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ کورس 13 جنوری تا 15 جنوری تک منعقد ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 24 دسمبر 2003ء یا مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبر پر پروفیسر ڈاکٹر شاہدہ حسنین کورس آرگنائزر سے رابطہ کریں۔ 9231249، 9231238

انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے M.A. English Language Teaching & Linguistics سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 29 دسمبر 2003ء۔ (نظارت تعلیم)

نکاح

محترمہ طاہرہ خالق صاحبہ بنت مکرم ماسٹر رانا عبدالخالق خان کے نکاح کا اعلان بحق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مکرم شاہد محمود صاحب ولد محمد سلیم خان صاحب کے ساتھ مورخہ 16 دسمبر 2003ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت المبارک میں کیا۔ محترمہ طاہرہ خالق مکرم حکیم سعد اللہ خان صاحب مرحوم آف سچا سودا ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور رانا علی احمد مرحوم آف چک سوندھا ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

میاں محمد جان صاحب اوجلوی کے حالات مطلوب ہیں

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سابق امیر مکرم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم کے والد گرامی حضرت میاں محمد جان اوجلوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی "تاریخ احمدیت راولپنڈی" کے لئے مطلوب ہیں آپ کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ راولپنڈی جیل میں محرر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے ہیں اگر کسی دوست کو یا آپ کی اولاد میں سے کسی کو آپ کے بارے میں تفصیلات اور مستند معلومات معلوم ہوں تو برائے مہربانی خاکسار کو ارسال فرمائیں۔

منظور صادق
سیکرٹری تصنیف جماعت احمدیہ راولپنڈی
69/E سیٹلائیٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے BIT بی ایس سی (آنرز) کمپیوٹر سائنس، ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس اور PGD کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 جنوری 2004ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 14 دسمبر 2003ء

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

4 یہودی بستیاں ختم کرنیکا حکم اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون نے مغربی کنارے میں غیر قانونی طور پر قائم چار یہودی بستیوں کو ختم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ رملہ میں قائم سب سے بڑی یہودی بستی قائم رہے گی۔ اسرائیلی ترجمان نے کہا کہ یہودی بستیوں کے خاتمہ سے متعلق اسرائیلی فیصلہ امن روڈ میپ میں اہم پیش رفت ثابت ہوسکتا ہے۔ اسرائیلی فوج نے تین فلسطینیوں کو فائرنگ کرکے جاں بحق کر دیا۔ اسرائیل میں ٹاسک فورس کے قیام کے لئے ایڈوائزر نامزد کر دیئے گئے ہیں۔ نئی باڑ تعمیر کرنے کے اسرائیلی اعلان پر امریکہ اور فلسطینی حکام نے تنقید کی ہے۔

لیبیا کا جوہری پروگرام عالمی ادارہ برائے توانائی کے ماہرین نے لیبیا کے دارالحکومت طرابلس میں چار اہم ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کر لیا ہے اور لیبیا سے اہم دستاویزات اور سائنس دانوں کے انٹرویو کا مطالبہ کیا ہے۔ محمد البرادعی نے کہا کہ لیبیا ابھی تک اپنے جوہری پروگرام اور ہتھیاروں سے متعلق معلومات فراہم کرنے اور دیگر امور میں مکمل تعاون کر رہا ہے۔

امریکہ ایران تعلقات قدرتی آفت زلزلہ امریکہ اور ایران کے درمیان تعلقات کی نئی راہیں کھولنے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ مبصرین کے مطابق ایک عشرے کے دوران پہلی بار 4۔ امریکی فوجی طیارے ایران کی سرزمین پر اترے لیکن فوجی مہم کیلئے نہیں بلکہ زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے ادویات اور پانی پر مشتمل ایک لاکھ اور بیس ہزار پاؤنڈ وزنی سامان لے کر آئے۔ جن کا ایرانی سرزمین پر گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ ایک ایرانی کمانڈر نے کہا کہ یہ واقعہ ہمارے تعلقات کے آغاز کا پیش خیمہ ہوگا۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ایران کو امداد کی فراہمی کا کوئی سیاسی مقصد نہیں۔ ایران اس وقت مصیبت میں مبتلا ہے اور ہمارا مقصد مصیبت زدہ عوام کی مدد کرنا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ عالمی امن کیلئے خطرہ حقوق انسانی کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے امریکہ پر شدید تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عالمی قوانین اور انصاف کی خلاف ورزی کر رہا ہے جس کے باعث قومی سلامتی کے نام پر متعدد ممالک کی حکومتیں بھی حقوق انسانی کو نظر انداز کر رہی ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سیکرٹری جنرل نے ڈھاکہ میں "عالمی امن اور سلامتی" کے موضوع پر ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترقی پذیر ممالک کے شہریوں کو حقوق فراہم کئے جائیں تاکہ پرتشدد واقعات پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ درحقیقت عالمی امن کیلئے ایک سنگین خطرہ بن گئی ہے۔ مغربی ممالک اپنی سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے کوشاں ہیں لیکن ترقی پذیر ممالک میں سلامتی سے متعلق خطرات بڑھ رہے ہیں۔

الجزائر میں اجتماعی قبر کی دریافت انسانی حقوق کی تنظیم الجیریا لیگ نے کہا ہے کہ الجزائر میں ایک اجتماعی قبر دریافت کی گئی ہے۔ جس سے دو سو سے زائد نعشیں برآمد کر لی گئی ہیں۔ یہ لاشیں ان افراد کی ہیں جنہیں حکومت کی حامی ملیشیا نے گرفتار کر لیا تھا اور وہ اب تک لاپتہ تھے۔

ایران میں موذی امراض پھوٹنے کا خطرہ

ایران میں شدید زلزلے کے بعد موذی امراض پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔ اب بھی ہزاروں افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ بدبو کے باعث امدادی کارروائیاں جاری رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔ ملبے سے اب تک دو ہزار افراد کو زندہ نکالا جا چکا ہے ہزاروں متاثرہ افراد شدید سردی میں کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔

چین میں گیس دھماکہ چین میں گیس کے ایک کنویں میں دھماکہ کے باعث 233۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

2003ء میں ایشیا پر موت کے سائے

عالمی سروے رپورٹ کے مطابق اس سال کے سب سے بدترین واقعات میں عراق جنگ اور ایرانی زلزلہ ہے۔ ایران میں قدرتی آفت سے 50 ہزار سے زائد اموات ہوئیں۔ عراق میں امریکیوں نے ہزاروں بے گناہ افراد مار ڈالے۔ پاکستان، انڈونیشیا، بھوٹان، نیپال اور کوریا میں بم دھماکے ہوئے۔ ٹریفک حادثات اور دیگر واقعات میں ہزاروں افراد موت کے گھاٹ اتر گئے اور ایشیا پر موت کے سائے چھائے رہے۔

بقیہ صفحہ 2

پھر اس قدر ترقی ہوئی کہ میں بمبئی آ گیا۔ وہاں قرآن شریف خریدتا اور اردگرد کے گاؤں میں اور قصبوں میں لے جا کر فروخت کرتا تھا۔ پھر میری ایسی ساکھ بڑھی کہ میں تیس ہزار روپیہ کے قرآن شریف خرید کر تمہارے شہر بھیرہ میں لے گیا اور تمہارے والد نے وہ سب خرید لئے۔ مجھ کو اس میں منافع عظیم ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح ہزاروں ہزار کے قرآن شریف خرید کر لے جاتا۔ جب میں نے دیکھا کہ اب روپیہ بہت زیادہ ہوگیا ہے اور اس تجارت سے بڑھ کر ہے تو میں نے کپڑے کی تجارت شروع کی یہ میری عادت تھی کہ مال بہت جلد فروخت کر دیتا تھا۔ اور نفع بہت کم لیتا تھا۔ اب مال اس قدر بڑھا کہ میں برہان پور سے اس کو اٹھا نہ سکا۔ میں نے یہیں کوٹھی بنا لی اور اب میں اتنا بڑا آدمی ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں اس سے مجھ کو اس حدیث کا مضمون صحیح ثابت ہوا جس میں ارشاد ہے کہ تجارت میں بڑا رزق ہے۔

(مرقاۃ الیقین ص 89-90)

(مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	31۔دسمبر	زوال آفتاب	12-11
بدھ	31۔دسمبر	غروب آفتاب	5-16
جمعرات	یکم جنوری	طلوع فجر	5-39
جمعرات	یکم جنوری	طلوع آفتاب	7-06

آئینی بل قومی اسمبلی سے منظور قومی اسمبلی نے آئین میں 17ویں ترمیم دوتہائی اکثریت سے منظور کر لی ہے۔ اے آر ڈی نے تیسری خواندگی کا بائیکاٹ کیا۔ آئینی ترمیم کے حق میں 248ووٹ آئے جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔ قومی اسمبلی کا اجلاس دو گھنٹے کی تاخیر سے شروع ہوا جس میں حکومت اتحادی جماعتوں اور مجلس عمل کے ارکان نے شرکت کی۔

ارکان اسمبلی ضمیر کے مطابق فیصلہ کریں

صدر جنرل مشرف نے صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پر زور دیا ہے کہ وہ ان کو اعتماد کا ووٹ دینے کے حوالے سے پارٹی اور ذات برادریوں سے بالاتر ہو کر اپنے ضمیر کے مطابق اور جمہوریت کے مفاد میں فیصلہ کریں۔ صوبائی خودمختاری کو یقینی بنایا جائے گا اور چھوٹے صوبوں کو ان کے حق سے زیادہ ملے گا۔ ہم کسی صوبے کو احساس محرومی کا شکار نہیں ہونے دینگے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے آرمی ہاؤس راولپنڈی میں سندھ اور بلوچستان کے ارکان صوبائی اسمبلی سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے پاکستان کے تحفظ اور سلامتی، معیشت کی بہتری، ملک کی دفاعی استعداد کو برقرار رکھنے، مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور دنیا میں پاکستان کے وقار کی بلندی کو اپنے اہم مقاصد قرار دیا اور ارکان اسمبلی سے کہا کہ وہ ان مقاصد کی تکمیل کیلئے ان سے مکمل تعاون کریں۔ سندھ اسمبلی کے 105 ارکان اجلاس میں شریک ہوئے۔ گورنر اور وزیر اعلیٰ سندھ بھی اس موقع پر موجود تھے۔

آئینی بل سینٹ میں پیش کر دیا گیا

17ویں آئینی ترمیمی بل کو قومی اسمبلی سے منظور ہونے کے بعد سینٹ میں پیش کر دیا گیا اور اس پر عام بحث شروع ہو گئی ہے۔ سینٹ میں میاں رضا ربانی اور دوسرے اپوزیشن ارکان کی جانب سے اس بل پر عوام کی رائے حاصل کرنے کیلئے پیش کی گئی انہوں نے کہا ترامیم سے آئین کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل ہو جائے گا اور پارلیمنٹ کی بالادستی متاثر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت پارلیمنٹ بھی آئین کے بنیادی ڈھانچے میں تبدیلی کی مجاز نہیں ہے۔ رضا ربانی نے صدر کو دیئے جانے والے صوابدیدی اختیارات کی مخالفت کی۔

سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر سیکیورٹی انتظامات سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر سیکیورٹی کے انتظامات کو سخت کرنے کے سلسلے میں اسلام آباد کو سیل کر دیا گیا۔ اسلام آباد کے تمام داخلی وخارجی راستوں پر گاڑیوں اور پیدل چلنے والے افراد کی چیکنگ کی گئی۔ اور ویڈیو فلم بنائی گئی۔

سارک سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر نہیں اٹھائیں گے پاکستان نے کہا ہے کہ سارک سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر زیر بحث نہیں آسکے گا۔ وزیر اعظم جمالی سے وزیر اعظم واجپائی کی ملاقات کا امکان ہے۔ ہم واجپائی مشرف ملاقات کے خواہاں ہیں تاہم اس سلسلے میں بھارت کی طرف سے جواب آنا ہے۔ سارک کانفرنس کے موقع پر کشمیریوں کے مظاہرے کی اجازت دینے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ جاپان اور چین نے سارک میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن ابھی تنظیم میں نئے ممبر شامل نہیں کئے جائیں گے۔ یہ بات دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے ہفتہ وار بریفنگ میں بتائی۔ پاکستان سارک کانفرنس پر کشمیر کے مسئلے کو قربان نہیں کر رہا۔ ہم کشمیر سمیت بھارت کے ساتھ جامع مذاکرات کے خواہاں ہیں۔ اس کے لئے اقوام متحدہ امریکہ چین برطانیہ سمیت دوست ملک کی ثالثی اور مصالحانہ کوششوں کو قبول کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سارک کانفرنس میں دوطرفہ تنازعات اور باہمی ایشوز زیر غور نہیں لائے جاسکتے۔

آئینی بل کی منظوری سے نئے سفر کا آغاز کرینگے وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ آئینی بل کی منظوری پاکستان کی تاریخ میں اہم سنگ میل ہے۔ اس بل کی منظوری کے بعد ہم ملک میں ایک نئے سفر کا آغاز کرینگے۔ اور پوری یکسوئی کے ساتھ عوام کی فلاح و بہبود اور قومی ترقی پر اپنی توجہ مرکوز کرینگے۔ اپوزیشن قومی تعمیر نو میں حکومت کا ہاتھ بٹائے۔ وہ آئینی بل کی منظوری کے بعد قومی اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر اعظم نے اپنی اور اتحادی جماعتوں کی طرف سے مجلس عمل کا شکریہ ادا کیا جس کے ارکان نے وعدے کے مطابق ووٹ دیا۔ انہوں نے کہا مذاکرات کو کامیاب بنانے کیلئے طویل اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا۔ ہم کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ ہم نے سیاست میں رواداری، شائستگی، لچک اور تحمل و برداشت کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

ریفرنڈم کے ذریعے صدر بننے کو جائز قرار دے دیا گیا لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی کی سربراہی میں بنچ نے جنرل مشرف کے ریفرنڈم کے ذریعے صدر پاکستان بننے کو جائز قرار دے دیا عدالت نے 22 صفحات پر مشتمل فیصلے کے ذریعے پاکستان لائرز فورم کی آئینی درخواست مسترد کر دی۔ جس میں صدارتی ریفرنڈم میں دھاندلیوں کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔

پٹرول اور ڈیزل پر ٹیکس واپس لینے کی کوئی تجویز نہیں وزیر پٹرولیم وقدرتی وسائل نے کہا ہے کہ پٹرول اور ڈیزل پر ٹیکس واپس لینے کیلئے حکومت کے زیر غور کوئی تجویز نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات قومی اسمبلی کو وقفہ سوالات میں بتائی۔

کالا باغ یا بھاشا ڈیم کے بارے میں حتمی رپورٹ کالا باغ ڈیم یا بھاشا ڈیم کے بارے میں حتمی رپورٹ 21 جنوری تک وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد وفاقی حکومت کو پیش کر دی جائے گی۔ یہ بات صوبائی وزیر آبپاشی نے محکموں کی سالانہ کارکردگی کے حوالے سے سرگودھا پریس کانفرنس میں کہی۔ انہوں نے کہا آئندہ پانچ برسوں میں بیراجوں اور نہروں کی مرمت پر مجموعی طور پر 82۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس سال بھل صفائی 21 کروڑ روپے کے ٹھیکے پر کرائی جائے گی آبیانہ کے فلیٹ ریٹ سے عام کسان کو فائدہ ہوا۔ افسروں کو ہفتے میں چار دن کسانوں کے مسائل حل کرنے کا پابند کیا ہے۔

آغا خان ترقیاتی فنڈ نے حبیب بینک کی بولی جیت لی آغا خان ترقیاتی فنڈ نے حبیب بینک کی بولی 22۔ارب 40 کروڑ 90لاکھ روپے لگا کر جیت لی ہے۔ دوسرے نمبر پر سٹیٹ آف قطر سپریم کونسل فار اکنامک افیئرز اینڈ انویسٹمنٹ رہی جس نے 21۔ارب 89 کروڑ 37لاکھ روپے کی بولی لگائی۔ جبکہ سنٹرل انشورنس کمپنی نے بولی میں حصہ نہیں لیا۔

پاکستان سے ایک سال تک سربراہ مذاکرات ممکن نہیں بھارت نے مغربی ممالک پر واضح کیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ سربراہ سطح کے مذاکرات سے پہلے خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر باضابطہ رابطہ ہوگا۔ تاہم یہ رابطہ بھی آئندہ برس 2004ء کے اواخر سے پہلے ممکن نہیں میڈیا رپورٹس کے مطابق پاک بھارت کشیدگی کے حوالے سے متفکر مغربی حلقوں کو نئی دہلی کی طرف سے واضح کیا گیا ہے کہ سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر پاکستان کے ساتھ سربراہ سطح کے مذاکرات یا باقاعدہ رابطہ ممکن نہیں۔ سربراہ مذاکرات سے پہلے خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت ہوگی۔

ایٹمی و میزائل پروگرام جاری رہے گا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی پروگرام پر کوئی دباؤ قبول کرے گا نہ ہی ایٹمی پروگرام رول بیک کرے گا۔ صدر نے کہا کہ پاکستان اپنا ایٹمی اور میزائل پروگرام جاری رکھے گا اور اسے رول بیک کرنے والا غدار ہوگا۔ صدر نے کہا کشمیر کے مسئلے پر مجھ پر کوئی دباؤ نہیں۔ میں نے دنیا کو بتا دیا ہے کہ لائن آف کنٹرول کو پاکستان کبھی مستقل سرحد قبول نہیں کرے گا۔

مشرف دور میں فوجی افسروں کو 485 رہائشی پلاٹ الاٹ صدر جنرل مشرف کے چار سالہ دور میں ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سکیموں کے تحت مختلف رینک کے فوجی افسروں کو چاروں صوبوں میں 485 رہائشی پلاٹ الاٹ کئے گئے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کاہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29